OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com DOI: 10.5281/zenodo.10514190

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری کے امتیازات

Distinctions of Dr. Muhammad Yaseen Mazhar Siddiqui's Seerah Writing

Iqra Khalid
PhD Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot.

Dr. Syeda Sadia
Associate Professor, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot.

Received on: 14-07-2023 Accepted on: 16-08-2023

Abstract

Dr. Yaseen Mazhar Siddiqui, is a well-known seerah writer and historian. He wrote many books and articles in this respect. He spent the best part of his life in this work and with his critical analysis and deep scholarly approach, he added rare topics that are unique in terms of subject matter, innovation, diversity, content and text, and which are new to the newcomers. They also invite researchers to discuss and research on them. Various distinctions in his seerah writing are discussed in this article.

Keywords: seerah, scholarly approach, unique, research,

مقدمہ

مسلمانوں کے لئے سیرت النبیﷺ کے مطالعہ کی اہمیت محتاج بیان نہیں۔اگرچہ دنیا میں ہر زبان میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کی مداح سرائی کی گئی ہے لیکن جس قدر ہندوستان اور اردو زبان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا گیا عربی زبان کے علاوہ اس کی مثال کم ہی سامنے آتی ہے۔ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کا تعلق بھی ایسے ہی گروہ سے ہے۔ جنہوں نے سیرت کے موضوع پر قلم اٹھایا۔

علمی دنیا میں ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کا تعارف ایک بہت بڑے مصنف کی حیثیت سے ہے۔انہوں نے اسلامی تاریخ اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت قیمتی سرمایہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔انہوں نے خاص طور پر سیرت کی نئی نئی جہتوں پر کام کیا ہے اور ایسے گوشے وا کیے ہیں جن پر پہلے کام نہیں ہوا تھا۔سیرت کے موضوع پر ان کی تصانیف کو علمی حلقوں میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور ہندوپاک دونوں جگہ وہ شائع ہوئی ہیں۔سیرت کے علاوہ قرآنیات تاریخ، سوانح اور دیگر موضوعات پر بھی ان کی خاصی وقیع تصانیف ہیں۔آپ کی عربی، اردو اور انگریزی زبان میں متعدد کتب شائع ہوئیں اور دیگر موضوعات اور بالخصوص سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے 500 کے قریب مقالات مختلف جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔مقالہ ہذا میں ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری امتیازات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

موضوع کی اہمیت

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی خدمات سیرت اظہر من الشمس ہیں۔ سرسید احمد نے خطبات احمدیہ لکھ کر سیرت نگاری کے جدید منہج اور اسلوب کی بنیاد رکھی۔ علامہ شبلی نعمانی نے سیرت النبی کی اولین جلدیں مرتب کر کے ان کے شاگرد ورفیق سید سلیمان ندوی نے اس عظیم الشان منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اس اسلوب سیرت نگاری کی توسیع کی اور ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے تقریباً تین درجن تحقیقات و نگارشات سیرت مرتب کر کے سیرت نگاری کے اس اسلوب کو اعتدال واستحکام کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کی۔ ہندو پاک میں سیرت نگاری کے ان ارکان ثلاثہ- سرسید، شبلی اور ڈاکٹر صدیقی کا تذکرہ کیے بغیر سیرت نگاری کی کوئی تاریخ مکمل نہیں کہی جاسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی سیرت نگاری امتیازہ حیثیت رکھتی ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

ان کی شخصیت و کردار اور ان کی سیرت نگاری پر تحقیقی کام کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں 2011ء میں محمد نواز نے جی سی یونیورسٹی لاہور سے بی اے آنرز کی ڈگری کی تکمیل کے لئے مقالہ لکھا جس کا عنوان "پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی تصنیفی خدمات" تھا۔اس میں انھوں نے ڈاکٹر صاحب کی اس وقت تک کی مرتب کردہ تحریروں کے بارے میں معلومات یکجا کیں۔ محمد عبیداللہ نے 2012ء میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے ایم فل کا مقالہ بعنوان "ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری کا جائزہ" تحریر کیا جس میں ان کو بحیثیت سیرت نگار متعارف کروایا گیا۔ صبا منظور نے 2017ء میں جی سی یونیورسٹی لاہور سے بی اے آنرز کی ڈگری کے لئے "عہد نبوی میں تمدن از یٰسین مظہر صدیقی" تعارفی مطالعہ کے عنوان سے مقالہ لکھا۔ محمد طاہر رمضان نے 2019ء میں منہاج یونیورسٹی لاہور سے ایم اے کا مقالہ بعنوان "پروفیسر ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت میں خدمات" لکھا۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی سے ڈاکٹر سیدہ ربیعہ احمد نے پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان "سیرت نگاری میں پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کا منہج ایک تحقیقی مطالعہ" تحریر کیا جو حال ہی میں کتب خانہ سیرت کراچی کے زیر اہتمام کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں اسلوب و مناہج کو تفصیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کے کام پر تحقیقی مقالات کے علاوہ آرٹیکل بھی تحریر ی کئے گئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹر عبیداللہ نے "پروفیسر ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری" کے عنوان سے آرٹیکل لکھا جو ضیائے تحقیق میں شائع ہوا۔اس تفصیل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ ان کی سیرت نگاری کے اصول، اسلوب و مناہج پر کافی کام ہوا ہے مگر اس میں پائے جانے والے امتیازات کو اس طرح سے نمایاں نہیں کیا گیا۔ مقالہ میں اسی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری کے امتیازات

سیرت النبی کا ہر پہلو مجموعی حیثیت سے بھی معجزہ ہے اور جزوی حیثیت سے بھی اور اس معجزہ کا اظہار ہر زمانے میں نئے انداز کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ ہر دور میں اس پر کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود رہی ہے۔ ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی علمی دنیا کا ایک مشہور نام ہے جو کہ ایک بہترین مورخ، عظیم محقق اور علوم دینیہ کے ماہر اور عصری علوم کے جامع تھے، وہ اپنے ناقدانہ تجزیہ، وسیع معلومات اور بلند پایہ محققانہ انداز

اور اسلوب کی وجہ سے ہندوستان اور ہندوستان کے باہر علمی حلقوں میں نمایاں اثر رکھتے تھے۔اگر ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی نگارشات کا جائزہ واضح کرتا ہے کہ پہلے پہل ان کا رجحان تاریخ کی طرف تھا۔وہ اپنی تاریخی نگارشات سے تاریخ کے میدان کو سیراب کرتے رہے۔تاریخی میدان میں ان کی کتاب "تاریخ یعقوبی ایک مطالعہ"، "امام واقدی ایک مطالعہ"، "تاریخ تہذیب اسلامی" نمایاں طور پر قابل ذکر ہیں۔تاریخ کے علاوہ قرآن فہمی، حدیث و فکر ولی اللہی کے بھی ماہر تھے۔اگرچہ ڈاکٹر یٰسین نے علوم اسلامیہ کے مختلف پہلوؤں پر طبع آزمائی کی اور دور جدید کی اہمیت سے متعلقہ متعدد کتب لکھیں، تاہم ان کا مخصوص میدان فن سیرت رہا۔آپ نے سیرت نگاری کو اختیار کیا اور اس کے ساتھ ان کا عشق و عبادت کا تعلق قائم ہوا۔وہ سیرت نبوی کو اپنے لیے سرمایہ حیات اور سرمایہ سعادت سمجھتے تھے۔یہاں تک کہ سیرت نگاری ان کے نام کا جز اور حوالہ بن گئی۔انہوں نے اپنی عمر کا بہترین حصہ اسی کام میں گزارا اور اپنے ناقدانہ تجزیے، گہری واقفیت اور محققانہ نقطہ نظر سے ایسے نادر موضوعات کا اضافہ کیا جو موضوع، جدت، تنوع، مواد اور متن کے اعتبار سے اپنی انفرادیت رکھتے ہیں اور جو نئے آنے والے محققین کو ان پر بحث و تحقیق کی دعوت بھی دیتے ہیں۔ذیل میں ان کی سیرت نگاری کے مختلف امتیازات پر بحث کی جاتی ہے:

انفرادیت

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری کی ایک خاص خصوصیت اس کی انفرادیت اور اچھوتا پن ہے۔یہ انفرادیت طرز اسلوب کی وجہ سے ہے۔وہ مطالعہ کے لئے تاریخی طرز بیانیہ اور روایتی اسلوب سے لگاؤ نہیں رکھتے تھے اسی لئے اسے ترک کر کے موضوعاتی اسلوب مطالعہ کو اختیار کیا اور دوسروں کو بھی یہی اختیار کرنے کی دعوت بھی دیتے تھے۔ان کی سیرت نگاری کی اس انفرادیت کو عدنان احمد ندوی اپنے مضمون میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

وہ مطالعہ سیرت کے حوالے سے ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ سیرت کو موضوعاتی انداز میں پڑھا اور لکھا جائے۔ان کے نزدیک یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ سیرت کو موضوعاتی انداز اور اسلوب میں مطالعہ کیا جائے اور اسے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ سیرت کی نئی جہتیں سامنے آئیں اور اس باب میں سماجیات، تاریخ اور علوم و فنون کے نئے گوشے وا ہوں۔"[1]

مآخذ سے استفادہ کا طریقہ کار

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری میں روایتی و غیر روایتی دونوں طرح کے ماخذ سے استفادہ نظر آتا ہے۔وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مطالعہ سیرت میں روایتی ماخذ کے علاوہ غیر روایتی ماخذ سے بھی استفادہ کیا جائے۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بہت سے نئے پہلو اور قیمتی معلومات سامنے آئیں گی۔ان کے اس موقف کو عدنان احمد اپنے مضمون میں یوں بیان کرتے ہیں کہ:

"ابن اسحاق، واقدی، ابن ہشام، ابن سعد، طبری سے استفادہ کے علاوہ شہروں کی تاریخ پر مشتمل کتابیں، تاریخ بغداد، تاریخ دمشق، ابن عساکر، فہرست نگاری کے باب میں ابن حبیب بغدادی کی کتاب المحبر اور المنمق فی اخبار قریش سے استفادہ کیا جائے۔کتابوں سے استفادہ کرنے سے یہ معلوم ہوگا کہ زمانہ جاہلیت میں کون لوگ دین حنیف پر قائم تھے اور کن لوگوں نے دین حنیف کی بقاء کے لیے کوششیں کی

تھیں۔ صحابہ کرام کے سماجی پیشے کیا تھے، شہروں پر بہت سی کتابیں ہیں، مکہ اور مدینہ کی تاریخ پر ازرقی اور سمہودی کی کتابیں ہیں۔اسی طرح دوسرے شہروں کی تاریخیں ہیں جن میں محقق کے لیے بہت سا مواد موجود ہے۔اس کو وہ اپنی تحقیق میں استعمال کر سکتا ہے اور اسے نئی نئی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔"[2]

لہذا قیمتی معلومات اور نئے پہلوؤں کو جاننے کے لئے محققین اور سیرت نگاروں کے لئے روایتی اور غیر روایتی ماخذ سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

وسعت

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری میں وسعت اور ہمہ گیریت کا پہلو بھی نمایاں ہے ان کی تحریروں اور نگارشات کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ سیرت ایک وسیع اور ہمہ گیر موضوع ہے جو بہت سی چیزوں کا احاطہ کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا تعلق ایک طرف قرآن مجید سے ہے، دوسری طرف حدیث مبارکہ سے متعلق ہے اور تیسرا تعلق سماجیات اور تاریخ سے ہے اور چوتھا علوم وفنون سے۔

موضوعات کی یکسانیت پر تنقید

جس طرح ڈاکٹر یٰسین نے روایتی طرز مطالعہ پر کھل کر تنقید کی ہے ایسے ہی انھوں نے سیرت کے موضوع پر لکھی جانے والی تحریروں میں موضوع کی یکسانیت کو بھی واضح کیا ہے۔ان کے نزدیک سیرت کے میدان میں روایتی طرز مطالعہ سے کوئی قابل قدر اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ بس ایک طریقہ چلا آرہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح ولادت سے لے کر وفات تک مکی اور مدنی ادوار میں تقسیم کر کے بیان کر دی جاتی ہے۔ یہ تاریخی بیانیہ عام طور پر لکیر کا فقیر ہوتا ہے۔ان کے اس موقف کو عدنان احمد یوسفی کے اپنے مضمون میں یوں بیاں کیا ہے کہ "تاریخی بیانیہ Historical Narrative کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ابن اسحاق، ابن ہشام نے جو طرز قائم کر دیا تھا اس کی پیروی ہمیشہ کی جاتی ہے۔ جتنی سنجیدہ کتابیں آئیں اور اضافہ کرنے والی بھی بنیں۔ وہ اسی پیٹرن پر لکھی گئیں اور وہ جو Historical Narrative تھا وہ ہمیشہ برقرار رہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت، رضاعت، بچپن، لڑکپن اور نوجوانی، قبل بعثت کی زندگی، بعد بعثت کی زندگی اس طرح کے تمام واقعات اور بیانات کو ملا کر دیکھیں، آپ کو یکساں ملیں گے، اس کے بعد لوگوں نے کیا اضافے کیے؟ وہ اضافے صرف یہ ہوئے کہ لوگوں نے کچھ دوسرے ماخذ سے کچھ روایتیں بڑھا دیں، کہیں فقط حدیث سے اضافہ کر دیا۔"[3]

سیرت کے قدیم اور اصل ماخذ کا تحقیقی مطالعہ اور حدیث کے منابع سے موازنہ

ڈاکٹر یٰسین کی سیرت نگاری کا ایک اہم پہلو سیرت کے قدیم اور مستند مآخذ کا حدیث کے منابع سے موازنہ ہے۔انہوں نے قدیم کتب سیرت کی جانچ

پڑتال کر کے ان کی روایات اور متن کے ذریعے ان کی فنی مرتبہ کی تعیین و تشخیص کی کوشش کی اور یہ سیرت نویسی میں اصل معیار کی ضامن ہے۔ عہد نبوی میں پیش آنے والے مختلف واقعات اور حوادث کو بنیاد بنا کر مصادر سیرت اور مصادر حدیث کا تقابل کیا اور اس تقابل کے

دوران بسااوقات مصادر سیرت کا پلڑا بھاری ہوتا۔اس تقابل اور تجزیہ کے متعلق وہ لکھتے ہیں"

"اس خاص جہت سیرت میں جدید سیرت نگاری کے رجحانات میلانات اور تحقیقات کے علاوہ متعدد سیرت نگاروں کا مختلف حوالوں سے تجزیاتی مطالعہ بھی کیا گیا ہے اور ان کے مصادر و مآخذ اور اسلوب اور سیرت نگاری کے حوالے سے ان کا تنقیدی مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔اس میں خاص طور پر شبلی اور سلیمان پر زیادہ مقالات اور مضامین ہیں"[4] جیسا کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کو محدثین نے غزوہ قرار دیا ہے اور "غزوۃ الحدیبیہ" کے نام سے باب باندھا ہے جبکہ سیرت نگاروں میں سے بیشتر کے ہاں تصور نہیں ہے۔غزوہ حدیبیہ اصلاً غزوہ یا فوجی اقدام نہیں تھا بلکہ وہ عمرہ کی غرض سے ایک دینی سفر تھا۔

جرمن طریق تحقیق

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری میں جرمن طریقہ تحقیق کی جھلک نظر آتی ہے۔اس کی تابندہ مثال ان کی کتاب "غزوات نبوی کی اقتصادی جہات" ہے۔طریقہ تحقیق کی بناپر اس کتاب کو خاص طور پر نادر سمجھا گیا۔ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے جدید تاریخ نویسی کے اصول اور طریقہ کار کے ماہر مورخ و استاد پروفیسر عرفان حبیب سے اپنی اس کتاب کے انگریزی روپ کی تصحیح اور ترمیم تنسیخ کی غرض سے مراجعت کی تو انہوں نے آخری تبصرہ یوں فرمایا کہ "آپ نے جرمن طریقہ کار تحقیق[5] German Methodology of Historiography کہاں سے سیکھی؟ یہ خالص جرمن طرز تحقیق ہے"[6]

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے جرمن طریقہ تحقیق نہ تو دیکھا تھا اور نہ ہی وہ جرمن، برٹش، فرانسیسی طرق ہائے تحقیق کا فرق جانتے تھے۔تاہم آپ نے مذکورہ بالا استاد کی زیر نگرانی وہدایت اسلامی تاریخ کی تدریس کے معاملے میں متعدد جرمن اور دوسرے یورپی مورخین کی تصانیف کا مطالعہ ضرور کیا تھا اور ان سے بہت کچھ سیکھا تھا۔جن میں نویلڈکے، والہاوزن، فان فلوتن، ڈینیل سی ڈینٹ، سرانسکو جبرئیلی، گولڈ زیہر وغیرہ شامل تھے۔مار گولیتھ اور ولیم میور کی سیرت نگاری کے طریقہ کار اور اسلامی مصادر کے تاریخی تجزیاتی استعمال کا فن بھی جان لیا۔اس کے علاوہ "کراچی کے پروفیسر اختر سعید اور دوسرے جرمن جامعات کے فارغین نے ان کے طریقے تحقیق کو جرمن میتھوڈولوجی قرار دیا اور جرمن یونیورسٹی کا نام بھی دریافت کیا جہاں سے ڈاکٹر یٰسین نے تربیت پائی تھی"[7]

موضوعاتی انداز

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری میں موضوعاتی انداز نمایاں نظر آتا ہے۔جو کہ روایتی اسلوب کو چھوڑ کر موضوعاتی اسٹڈی آف ہسٹری پر مشتمل ہے اور موضوعاتی اعتبار سے اس پر تحقیق و تجزیہ کیا گیا ہے۔جس کی وجہ سے سیرت کے متعدد پہلوؤں پر ان کا کام سامنے آیا ہے۔ان کا یہ موقف تھا کہ اصل میں مغربی دنیا کے لوگوں نے جو چلن نکالا ہے، وہ ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔موضوعاتی اسٹڈی آف ہسٹری ہونی چاہیے، یعنی موضوعاتی اعتبار سے تحلیل و تجزیہ کی بنیاد پر سیرت کا مطالعہ ہو گا تو نئی نئی جہتیں سامنے آئیں گیں اور نئی چیزیں نکلتی جائیں

گی۔ان کی سیرت نگاری میں موضوعاتی تنوع نظر آتا ہے۔ جس میں سماجی، دینی، تہذیبی، تجارتی، سیاسی، معاشی، تمدنی اور مختلف معاشرتی جہات پر نئے نئے زاویے بھرتے ہیں۔ جیسا کہ وہ خود ی اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ

"مصادر سیرت کے قدیم اور اصلی مؤلفین کتب کے علاوہ دور جدید کے سیرت نگاران، نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل کے حالات و واقعات سے متعلق تحقیقات و مقالات، مکی دور نبوی واقعات، جاہلی اور اسلامی شخصیات، مدنی دور نبوی، مجموعی عہد نبوی، متعدد صحابہ کرام اور صحابیات پر مقالات، کتب اور کتابچے،ازواج مطہرات، عہد نبوی کی خواتین کا سماجی اور دینی کردار سے متعلق بھی قلم اٹھایا۔"[8]

مکی دور نبوی کی سیرت نگاری

ڈاکٹر یٰسین مظہر کی سیرت نگاری میں مکی دور کے حالات و واقعات اور حوادث پر بطور خاص کام کیا گیا ہے۔اس دور کی اہمیت کے باوجود عام سیرت نگاروں کے علاوہ محققین سیرت نے بھی مکی عہد کے سیرتی اور تاریخی واقعات اور معاملات پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی ہے۔ جس کی وجہ سے مکی دور نبوی کا پہلو تشنہ رہا جس کی طرف ڈاکٹر یٰسین نے خصوصی توجہ دی۔ وہ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ :"سیرت نگاری کے باب میں ایک اہم ترین اضافہ کرنے والی اس فکر و نظر کو مدلل اور مستند کرنے کی غرض سے مواد اور مصادر کا تجزیہ اور مطالعہ کیا تو مکی دور کی سیرت نگاری کا طریقہ اور اسلوب سیکھا اور پھر متعدد تحقیقات وجود میں آئیں۔ جیسے عہد جاہلی میں حنیفیت، رضاعت، عبدالمطلب ہاشمی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا، حضرت ثویبہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولین رضاعی ماں، حضرت زبیر بن عبد المطلب ہاشمی، عم مکرم نبوی وغیرہ۔ان میں سے متعدد جاھلی عہد سے متعلق معاملات و روایات اور شخصیات سے متعلق ہیں۔ان میں اہم ترین اور قابل غور یہ نکتہ حقیقت ہے کہ اسی دور کے ظاہری واقعات اور ان کو تشکیل و تعمیر و ترقی دینے والے زیر زمین عناصر نے مدنی دور کی تعمیر و تشکیل کی تھی"۔[9]

رحمت ورفت کا پہلو

ڈاکٹر یٰسین نے سیرت کے اہم باب رحمت و رفت کے پہلو کو اجاگر کیا۔انہوں نے سیرت نبوی کا مطالعہ اس لحاظ سے کرنے پر زور دیا کہ اسلام کی شان رحمت کا تصور ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔ ہمیں انسانیت کی خوبصورتی کے لیے اس تصور کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ یہی اسوہ نبوی ہے اور اسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، محبت اور احترام ہے، جس کو سمجھنا چاہیے اور اسی لحاظ سے سیرت نبوی کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ڈاکٹر یٰسین نے سیرت نگاری میں اسی منہج واسلوب کو اختیار کیا اور محققین و مصنفین اور اہل قلم حضرات کو اس کی دعوت دی۔اسی منہج مطالعہ کی روشنی میں اپنے قلم سے ایسے قیمتی جواہر نقش صفات کیے جو موضوع کی جامعیت، عصری ہم آہنگی، اور جدت آفرینی سے علم وادب کے حلقوں میں اعتبار کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

تجزیاتی اور تنقیدی نگارش

آپ تجزیاتی اور تنقیدی نگارش پر زور دیتے اور خود بھی عملی طور پر اس کا اظہار کرتے۔ تجزیہ و تنقید ایک ایسا اصول ہے جو تحریر و نگارش کو ہی

نہیں بلکہ مصنف اور تحقیقات کو بھی جدت اور فنی منزلت کی طرف لے جاتا ہے۔اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ "کسی بھی علم و فن میں روایتی روش خطرناک ہے مگر سیرت اور تاریخ نگاری میں یہ روش تو اور بھی مہلک ثابت ہوتی ہے۔اس کے برعکس تجزیاتی تحقیق تصنیف نفع بخش اور باعث افزائش ہے۔ تحقیق کے صبر آزما کام میں بالعموم تین بنیادی اصول لازمی سمجھے جاتے ہیں:

1. نئی معلومات کی فراہمی
2. میسر معلومات کی نئی تعبیر و تشریح
3. نئے مصادر سے اخذ معلومات"[10]

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی تمام تصانیف سیرت اور تمام مقالات سیرت تجزیاتی اور تنقیدی نگارش کے ان تین اصول تحقیق پر مشتمل ہیں۔

ایک موضوع سے متعدد موضوعات

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری میں یہ پہلو خاص طور پر نظر آتا ہے کہ اس میں ایک کتاب سے دوسری کتاب،ایک موضوع سے دوسرے موضوع اور ایک جہت سے دوسری جہت نکل آتی ہے۔ زیر تحقیق و تصنیف موضوع سے دوسری کتاب و تصنیف تحقیق کی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

جیسا کہ "ان کی ام الکتاب" عہد نبوی کا نظام حکومت" کی بنیادی بحثوں کے اختصار کے ضمن میں چار مضامین پر مشتمل تنظیم ریاست و حکومت کے چار نظامی ڈھانچے کی تلخیص ہوئی۔ عہد نبوی کی مسلم معیشت میں اموال غنیمت کے تناسب کا مختصر مضمون ایک طویل تحقیق اور ایک مدلل اور مفصل کتاب کی صورت اختیار کر گیا۔[11] معیشت نبوی کے مضامین مقالات ترقی پا کر ایک کتاب اور تحقیق کے نادرہ کا روپ دھار گئے۔"[12]

تسامحات کی نشاندہی

ان کی سیرت نگاری کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ انھوں نے اکابرین کی کتب سیرت کے تشنہ، ادھورے یا خالص متروک مباحث و تحقیقات سیرت میں موجود خلا کو پر کیا ہے۔اس کی مثال مولانا شبلی کی کتاب "الفاروق" میں تشنہ اور ادھورے مباحث کو ڈاکٹر یسین نے اپنی کتاب " عہد نبوی میں سیرت فاروقی "[13] میں مکمل کیا۔ مولانا شبلی نے اپنی تصنیف میں حضرت عمر کی دور نبوی میں تعلیم و تربیت اور ان کے کردار کی تشکیل کا پہلو تشنہ تھا۔

اس کے علاوہ سیرت کی وہ کتب جو مصادر کا درجہ رکھتی ہیں ان میں بھی بہت سے واقعات و احوال کا اول تو ذکر ہی نہیں اور اگر ہے بھی تو ادھورا ہے یا غیر حقیقی ہے۔ان کے متعلق بھی آپ نے تحقیقات کیں اور متعدد مقالات لکھے: جیسے واقعہ افک میں صرف اہل بیت سے مشورہ کی حدیث اور سیرتی تصریحات پر اضافہ ،شعب بنی ہاشم میں محصوری کے واقعہ میں صحابہ کرام اور صحابیات خصوصاً ام المومنین حضرت خدیجہ کے اقدامات کا جائزہ، قبل بعثت کے دینی و سماجی اقدامات نبوی اور اعمال و اشغال کی سنت مؤکدہ اور روایات اسلامی کی حیثیت کا تعین کرنے کی

خاطر متعدد مقالات جیسے کہ زواج خدیجہ، زواج حضرت ام حبیبہ کے علاوہ طواف عریاں، حج کی اصلاحات اور دوسرے متعدد مسائل اور معاملات پر لکھے گئے۔ مزید برآں مولانا شبلی کا عربی رسالہ "بدءالاسلام" کے تسامحات اور اغلاط پر بھی کلام کیا"[14]

قرآنی سیرت نگاری

قدیم اور جدید سیرت نگاروں نے سیرت نبوی کو قرآن کے لحاظ سے مرتب کرنے کی روایت ڈالی۔ عام مصنفین کا طریقہ کار یہ ہے کہ انھوں نے سیرت کو واقعات کو قرآن کے متن اور آیات سے منور کیا۔ جبکہ ڈاکٹر یسین کی سیرت نگاری کا خاص وصف یہ ہے کہ انھوں نے سیرت نبوی کا تجزیہ قرآن کے حوالے کیا۔ اس کی تسوید و تصنیف کرنے میں میں متعدد کتب اور مقالات مرتب کیے۔ ان میں سے بہت سے تحقیقی مقالات/ ضخیم کتابیں ابھی تک منتظر طباعت واشاعت ہیں جیسے کہ انبیاء گزشتہ کے قصص قرآنی اور ان کا سیرت محمدی سے ارتباط۔ اس کے علاوہ متعدد دوسری جہات سیرت وقرآن ہیں۔ قرآنی تناظر میں خالص سیرت نبوی کے حوالے سے چند مطبوعہ مقالات ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کہ ابھی غیر مطبوعہ ہیں۔ مطبوعہ مقالات میں سے چند یہ ہیں:

1. رسالت محمدی کا آغاز وارتقاء اور تعین
2. ہجرت نبوی یا اخراج وجلاوطنی قرآنی تناظر میں
3. شریعت محمدی اسلامی کا مکی دور میں آغاز وارتقاء اور بنیادی کردار۔

اور جہاں تک غیر مطبوعہ کا تعلق ہے ان کے بارے میں ڈاکٹر یٰسین فرماتے ہیں:

"غیر مطبوعہ مقالات سیرت قرآنی میں عالمی رسالت محمدی پر قرآن مجید کی عالمگیریت سے شہادت، سورہ آل عمران کی آیت/ یا پورے رکوع :وما محمد الا رسول اللہ کا قرآنی تناظر اور اس میں سیرت نبوی/ غزوہ احد میں وفات نبوی کی خبر پر صحابہ کا رد عمل، مکی اور مدنی آیات کریمہ کے تناظر و حوالے سے سیرت نبوی کے اور بعض واقعات و حوادث سے عہد کا تذکرہ کیا ہے جو کہ سیرت نگاری قرآنی حوالے سے قلم خاکسار سے ہوئی ہے، وہ اس خاص جہت سیرت نگاری کا ایک قطرہ نیساں کے مانند ہے۔"[15]

متن/ متون کا تجزیہ اور نقد ہی اصل بنیاد جرح و تعدیل

ڈاکٹر یٰسین کی سیرت نگاری سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ متن کا تجزیہ و نقد اصل بنیاد جرح و تعدیل ہے۔ مثلاً امام واقدی کے بارے میں زمانہ قدیم سے یہ تصور رائج ہے کہ وہ ضعیف ہی نہیں کاذب اور افسانہ طراز صاحب سیرت اور صاحب قلم ہیں اور ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ڈاکٹر یاسین نے امام واقدی کی کتاب المغازی کی متنی تحقیق کی جو کہ تاریخی مصادر کی شہادت کی تربیت و تحقیق کی بنیاد پر تھی۔ یہ تحقیق مختلف عنوانات اور موضوعات کے تحت کی جو کہ تین چار سو صفحات پر مشتمل تھی۔ اس تحقیق کا مقصد امام واقدی کی جلالت و منزلت اور سیرت ثقاہت کا معیار متعین کرنا تھا۔ یہ تحقیق دو سال کے طویل عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس تحقیق کی تکمیل سے جو نتائج برآمد ہوئے اس کے بارے میں ڈاکٹر یاسین فرماتے ہیں کہ:

"واقدی امام ابن اسحاق کے مکتب فکر کے بعد یا اسی کے ساتھ ایک دوسرے مکتب فکر کے امام سیرت ہیں اور ان دونوں مصنفوں میں بہت زیادہ جوہری فرق نہیں ہے۔ تحقیق نادر کاری کا اعجاز ہے کہ عہد جدید میں متعدد صاحبان علم اور محدثین عظام نے امام واقدی کی ثقافت اور سیرتی امامت کی توثیق کی ہے۔ عام مقالہ نگاروں، پروفیسروں اور صاحبان نظر کے علاوہ دور جدید کے ماہر مبصر اور صاحب نظر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے ان کو بحال کرنے کی کوشش اپنے محاضرات سیرت میں کی ہے۔ ان سے زیادہ محدث عصر اور فخر ہند مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی نے ایک مختصر مضمون میں اپنی ماہرانہ رائے ان کے حق میں دے دی۔ کتاب المغازی کی متنی تحقیق تین چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔"[16]

ایک اور تجزیہ میں امام ابن اسحاق/ابن ہشام کی متنی تحقیق کا کام مکی احادیث و روایات سیرت تک کیا گیا ہے۔ مغلطائی کی دونوں تصانیف سیرت نقد کا تجزیہ متنی دو طویل مقالات میں کیا گیا ہے۔

بزرگوں کی موعودہ تصانیف

ایک عظیم روایت ہمیشہ سے رہی ہے کہ اکابر مصنفین اور مولفین کی موعودی کتابوں/منصوبوں کو عدم سے وجود میں لایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر یٰسین مظہر کی سیرت نگاری کی ایک جہت اپنے بعض بزرگوں کی موعودہ تصانیف میں سے ایک دو کو صفحہ قرطاس پر ثبت کرنے اور انہیں تصنیفی شکل میں لانا ہے۔ جیسے کہ ان کی کتاب "عہد نبوی کا تمدن" ان کے استاد گرامی مولانا سید ابوالحسن علی حسنی کی تمنا کا ثمر ہے جو کہ ڈاکٹر یٰسین کے قلم اور علم سے وجود میں آئی۔[17] اس کے علاوہ "وفات نبوی پر خطبہ فاروقی کی معنویت" حضرت امام شبلی کی حسرت اور احساس تشنگی نے اس کو مرتب کرنے پر مجبور کیا جو کہ ایک کتابچہ کی صورت میں منظر عام پر آیا اور امام سیرت جدید کے ادھورے کام کی تکمیل کر گیا۔

اقتصادی و معاشی مسائل

عہد نبوی کے اقتصادی و معاشی نظام اور ان کے مسائل پر بہت کم توجہ دی گئی ہے اور اس کے بارے میں کم ہی لکھا گیا ہے۔ اگرچہ کئی مغربی اور چند ایک مشرقی اہل علم نے اس طرف توجہ دی اور اس کے بارے میں لکھنے کی کوشش کی مگر ان کا کام سیرت نگاری اور تحقیقی سطح کے معیار کو نہ چھو سکا۔ سیرت نگاری کی یہ جہت اہم بھی ہے اور موجودہ دور کے دقیق مسائل کو حل بھی کر سکتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر یٰسین نے شروع سے ہی اس اہم ترین جہت پر مضامین و مقالات لکھتے رہے۔ مضامین و مقالات کے علاوہ وہ اس پہلو پر بعض کتابیں بھی تحریر کیں جن میں سے بعض تو مطبوعہ شکل میں ہیں اور بہت سی مسودہ کی شکل میں ہیں۔ مطبوعہ مقالات و تحقیقات میں درج ذیل شامل ہیں:

- ❖ کیا مہاجرین مکہ خالی ہاتھ آئے تھے؟
- ❖ معیشت نبوی تین اقساط میں مضمون جو بعد میں معاش نبوی کے نام سے چھپا
- ❖ مکی عہد میں تجارتی معاہدوں کی قریشی روایت
- ❖ عہد نبوی میں مدنی مسلم معیشت
- ❖ عہد نبوی میں غزوات و سرایا کی اقتصادی اہمیت

- کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ ادا کی؟
- عہد نبوی میں تنظیم ریاست و حکومت میں باب اقتصادی و معاشی نظام
- عہد نبوی کے تمدن میں تجارت وزراعت وغیرہ کے مباحث۔

سیرت نگاری کی اس جہت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی فرماتے ہیں کہ :

"عہد نبوی میں معاشی اور اقتصادی معاملات اور واقعات و حقائق بہت سے ہیں اور ان کا ایک گہرا تعلق و سماجی زندگی/معاشرت سے ایسا اٹوٹ اور رنگارنگ ہے کہ وہ دینی زندگی کے بہت سے معاملات و مسائل میں کارپردازی کرتا ہے۔ اس کا دائرہ کارہندی و تمدنی زندگی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ دراصل سماجی زندگی/سماجیات کے دائرہ عمل میں پوری حیات انسانی اور اس کے گونا گوں معاملات آتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں یا ان سے تاثر قبول کرتے ہیں۔ نبوی معاشرت کے اس انتہائی اہم اور تابناک اور انسانیت ساز پہلو پر سیرت نگاروں اور سماجی مفکروں اور سیاسی مدبروں کی نگاہ نہیں گئی اور اگر گئی تو ذرا کم کم ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام مسائل حیات و دین کا اطمینان بخش اور قابل عمل اور سرمایا افتخار حل پیش کرتا ہے "[18]

خواتین کی جہت سیرت نگاری

عہد نبوی مکی و مدنی دونوں میں سیرت نبوی اور تاریخ اسلام کا ایک باب عالی خواتین عصر و حرمین سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ بھی سیرت نویسی کی ایک اہم جہت ہے۔ ازواج مطہرات کی حد تک تو بعض تحقیقات عالیہ مستقل تصانیف کی صورت میں مرتب کی گئی ہیں جبکہ دوسری خواتین جاہلی اور خاتونان اسلامی پر بہت کم تحقیقات کی گئیں۔ ڈاکٹر یٰسین کی سیرت نگاری کی اس جہت پر بھی توجہ دی۔ اسفار غزوات نبوی میں ازواج مطہرات کی رفاقت سے اس کا سلسلہ شروع ہوا[19] اور پھر ازواج مطہرات کے حوالے سے متعدد مقالات لکھے گئے جیسے ان کے مکانات کی دینی و سماجی اہمیت، ان کی تفسیری روایات، ان کی تعلیمی، ان کی تہذیب و عطایا وغیرہ۔ یہ تحقیق بہت سے مقالات و تحقیقات کی باعث بنی اور نئے نئے زاویے ابھرے۔[20]

جاہلی دور کی دوسری خواتین اور عہد نبوی کی عظیم صحابیات بالخصوص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماؤں ثویبہ اور حلیمہ پر تحقیقات کیں[21] اور مقالات و کتب وجود میں آئیں۔ رسول اکرم کی انا حضرت ام ایمن پر ایک اہم ترین کتابچہ تحقیقی و تجزیاتی جہات اطراف سیرت کا رکھتا ہے۔[22] عہد جاہلی کی خواتین قریش بالخصوص مکی خواتین کی سوانح، معاشرتی، دینی، سماجی اور تہذیبی و تمدنی عطایا پر ایک کتاب ہے۔[23]

خواتین کی جہت سیرت نگاری کے ضمن میں سیرت نگاروں کی روش پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر یٰسین فرماتے ہیں:

"عام روایتی سیرت نگاروں نے حتی کہ اردو محققین سیرت میں سے بیشتر نے خواتین حرمین اور عرب کے بارے میں صرف نظر کا رویہ اپنایا ہے اور سماج میں ان کے، دینی، تمدنی، اقتصادی اور دوسرے کردار اور عطایا کا ذکر ہی نہیں کیا۔ خواتین کی جہت سیرت نگاری اس کوتاہی کے ازالہ کی کوشش ہے "[24]

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی سیرت نگاری کے قابل ستائش پہلو پائے جاتے ہیں۔ آپ نے سیرت نگاری کو جدید انداز اور تحقیقی معیار کے مطابق مرتب کیا۔ سیرت نگاری میں تنقیدی نگارش کو اپنایا۔ آپ کی سیرت نگاری میں انداز تنقید منفرد اور جداگانہ ہے۔ ان کی نگارشات کا محور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کا عہد زریں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوال و آثار، بعد کے ادوار میں ان کے اثرات، تاریخ اسلام اور تعلیمات رسول کی تعبیرات و تشریحات رہا۔ ان کی سیرت نگاری میں اصول قرآن و حدیث، نقد و جراح، تطبیق و ترجیح، مشاہدہ، علت و معلول، تجزیہ، وسعت مطالعہ، متعلقہ علوم سے واقفیت، دور نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اجتماعی حالات کا علم، اصل واقعہ وذاتی رائے میں واضح فرق، عمدہ اسلوب، تسلسل بیان، خارجی اسباب اور دیگر مسلمہ منہج و اسلوب کا اظہار ہے۔ ان کی سیرت نگاری کی اس انفرادیت کے پیش نظر بہت سے افراد نے ان کی سیرت نگاری کے اسلوب و منہج کو اپنا موضوع تحقیق بنایا۔

حوالہ جات

---

[1] ندوی، عدنان احمد، ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی ندوی اور مطالعہ سیرت، مطالعات، انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی، جلد 16/15، شمارہ 1/4، (اکتوبر 2020 تا مارچ 2021) مطالعات: 201

[2] ایضاً: 203

[3] ایضاً

[4] صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، "میری سیرت نگاری کی کہانی" مشمولہ ادارہ علوم اسلامیہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی سیرت نگاری (کراچی: کتب خانہ سیرت، اردو بازار، 2020)، 51

[5] یہ ایک ایسا طرز تحقیق ہے جس میں ماخذ کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے۔ مخصوص موضوع سے متعلق منتخب تفصیلات کے لئے ان ماخذ سے مستند مواد لے کر تنقیدی جانچ پڑتال کے بعد بیان کیا جاتا ہے۔

[6] صدیقی، میری سیرت نگاری کی کہانی، 31

[7] ایضاً، 31

[8] ایضاً، 34

[9] ایضاً، 39

[10] ایضاً، 29

[11] اس کتاب کا نام "غزوات نبوی کی اقتصادی جہات" ہے۔ جو ادارہ مطالعات اسلامی علی گڑھ سے 2002 میں شائع ہوئی۔

[12] اس کتاب کا نام "معاش نبوی" ہے جو کتب خانہ سیرت کراچی سے 2015 میں شائع ہوئی۔

[13] یہ کتاب کتب خانہ سیرت کراچی سے 2022 میں شائع ہوئی۔

14صدیقی، میری سیرت نگاری کی کہانی، 44-45

15ایضاً، 46

16ایضاً، 42

17 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، عہد نبوی کا تمدن(لاہور: دالالنوادر)، 20

18صدیقی، میری سیرت نگاری کی کہانی، 49

19 اسفار وغزوات نبوی میں ازواج مطہرات کی رفاقت، تحقیقات اسلامی، اکتوبر۔دسمبر 1995ء 4/14

20 ازواجِ مطہرات کے مکانات۔ایک تجزیاتی مطالعہ، تحقیقات اسلامی، جنوری۔مارچ 1991ء، 1/10

21 رسول اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں(لاہور: مکتبہ قاسم العلوم)

22حضرت ام ایمن۔رسول اکرم ﷺ کی انا، (کراچی: زوار اکیڈمی پبلیکیشنز، 2013)،

23نبی اکرم ﷺ اور خواتین ایک سماجی مطالعہ (لاہور: میٹرو پرنٹرز، 2011)

24صدیقی، میری سیرت نگاری کی کہانی، 50

References

1. Nadvi, Adnan Ahmed, Dr. Yaseen Mazhar Siddique Nadvi aur Mutalia Seerat, Mutaliat, Institute of Objective Studies, New Delhi, Vol: 15/16, issue: 1/4, (Oct 2020 to March 2021) p. 201.
2. Ibid, p. 203.
3. Ibid.
4. Siddique, Muhammad Yaseen Mazhar, Dr., “Meri Serat Nigari ki Kahani”, Mashmola Idara Uloom Islamiya Ali Garh, Muslim University, (Karachi: Kutub Khana Seerat, Urdu Bazar, 2020), p. 51.
5. Ye aik aeesa tarz haqeeqat hee, jis main makhuz ka tanqeedi jaiza liya jata hai. Makhsoos mozoou se mutaliq muntakhib tafsilat ke liye inn makhuz see mustanid mawad lee kar tanqeedi janch partal kee baad bayan kiya jata hai.
6. Siddique, Meri Seerat Nigari Ki Kahani, p. 31.
7. Ibid, p. 31.
8. Ibid, p. 34.
9. Ibid, p. 39.
10. Ibid, p. 29.
11. Iss kitab ka naam “Ghazwat Nabavi ke Iqtasadi Jihat” hee. Joo Idara Mutaliat Islami Ali Garh see 2002 main shaya hooi.
12. Iss kitab ka naam “Muash Nabavi” hee joo Kutub Khana Seerat Karachi see 2015 main shaya hooi.
13. Yee kitab Kutub Khana Seerat Karachi see 2022 main shaya hooi.
14. Siddique, Meri Seerat Nigari Ki Kahani, p. 44-45.
15. Ibid, p. 46.
16. Ibid, p. 42.
17. Siddique, Muhammad Yaseen Mazhar, Dr., Ihada Nabavi ka Tamadun (Lahore: Dala Nawadir), p. 20.
18. Siddique, Meri Seerat Nigari Ki Kahani, p. 49.
19. Isfar wa Ghazawat Nabavi main Azwaj Mutahirat ki Rifaqat, Tahqeeqat Islami, Oct – Dec 1995, 4/14.
20. Azwaj Mutahirat Ke Makanat, Aik Tajziyati Mutalia, Tahqeeqat Islami, Jan – March, 1991, 1/10.
21. Rasool Akram S.A.W Ki Radai Maain (Lahore: Maktaba Qasim al Uloom).

22. Hazrat Umme Aiman- Rasool Akram S.A.W Ki Anna, (Karachi: Zawar Academy Publications, 2013).
23. Nabi Akram S.A.W aur Khawateen Aik Samaji Mutalia (Lahore: Metro Printers, 2011).
24. Siddique, Meri Seerat Nigari Ki Kahani, p. 50.